ڈاکٹر سید محمد عبداللہ

(حالاتِ زندگی)

ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ۱۹۰۶ء کو بنگلور ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے فارسی، ایم۔اے عربی، ایم۔ایل۔او اور ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری حاصل کی۔ کچھ عرصہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری سے منسلک رہنے کے بعد پھر تدریس کے شعبے سے وابستہ ہو گئے۔

قیامِ پاکستان کے بعد جب پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں شعبہ اُردو قائم کیا گیا تو اِس کے بانی صدر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے کرتے اورینٹل کالج کے پرنسپل بن گئے اور ریٹائرمنٹ تک اسی عہدے پر فائز رہے۔ کچھ عرصہ ''اُردو دائرہ معارف اسلامیہ'' میں ادارتی فرائض بھی سرانجام دیئے۔

آپ متعدد علمی و ادبی اداروں کے عہدہ دار رہے۔ جن میں ''انجمن ترقی اُردو پاکستان''، ''مرکزی اُردو بورڈ''، ''مجلس ترقی ادب''، ''ترقی اُردو بورڈ''، ''مجلس زبان دفتری''، ادارۂ تحقیقات اسلامی'' اور ''بزم اقبال'' شامل ہیں۔ آپ کی علمی خدمات کے اعتراف میں شہنشاہ ایران نے انھیں ''نشان سپاس'' اور حکومتِ پاکستان نے دو مرتبہ صدارتی ایوارڈ اور تمغوں سے نوازا۔

آپ کی زیرِ نگرانی آٹھ جلدوں پر مشتمل ''معجم مصادر اسلامی'' طبع ہوئی۔ تعلیم اُردو فارسی، زبان و ادب، تاریخ، فلسفہ اور اسلامی تہذیب اُن کے خاص موضوعات ہیں۔ آپ کی چند نمایاں علمی و تحقیقی تصانیف یہ ہیں۔ ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ۔ اُردو ادب جنگ عظیم کے بعد، بحث و نظر، ولی سے اقبال تک، سرسید احمد خان اور ان کے رفقاء، میر امن سے عبدالحق تک، اشارات تنقید اور اُردو ادب ۱۸۵۷ء تا ۱۹۵۸ء کلچر کا مسئلہ، پاکستان میں اُردو کا مسئلہ، تعبیر و تعمیر، اُردو کی قدیم ترین لغت کی تنقیدی اشاعت (فارسی) سہیل اقبال۔ اُردو تذکرہ نگاری۔ آپ کا انتقال ۱۹۸۶ء میں لاہور میں ہوا۔

ادب کیا ہے؟

(ڈاکٹر سید محمد عبداللہ)

مقاصد تدریس

- طلبہ کو ادب کی تعریف اور دائرہ کار سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو تنقید اور تخلیق کے تعلق کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو ڈاکٹر سید عبداللہ کی ادبی خدمات سے روشناس کروانا۔

الفاظ و تراکیب

ادراک | ترکیب و تحلیل | کارندہ | جامع و مانع | انبساط | تزکیہ نفوس
فنون لطیفہ | خودنوشت | ادبی انواع | شہر آشوب | ارجوزہ | قوت مختَرِعہ

انسان کی ذہنی کاوشوں کی تین بڑی انواع ہیں:

۱۔ سائنس ۲۔ فلسفہ ۳۔ آرٹ یا فن

سائنس کا مقصد ادراک حقیقت ہے مگر وہ طبیعیات، مادیات کی ترکیب و تحلیل پر غور کر کے مشاہدے، تجزیے اور تجربے کے ذریعے حقائق تک پہنچتی ہے۔ فلسفہ مابعد الطبیعیات (ذہنیات و معقولات) پر غور کرتا ہے اور مختلف تصورات کو باہم ترتیب دے کر کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ آرٹ کا میدان ان سے وسیع تر ہے۔ یہ مادیات اور معقولات دونوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ زندگی کے ان سب خارجی اور داخلی حقائق پر حاوی ہے جو انسان کے تخیل میں آ سکتے ہیں۔ آرٹ کا کام ادراک حقیقت ہی نہیں بلکہ اس کا کام حقیقتوں کے توسط سے ایک نئی دنیا کی تخلیق بھی ہے اور اس معاملے میں تخیل اس کا کارندہ اور رہنما ہے۔ ادب بھی آرٹ یا فن کی ایک شاخ ہے۔

مگر ادب کی یہ تعریف کہ یہ ایک آرٹ ہے، بہت سادہ تعریف ہے۔ اصول ادب کی کتابوں میں اس کی کئی تعریفیں ملتی ہیں جن میں سے جامع اور مانع کوئی بھی نہیں۔ ہر تعریف ادب کے کسی نہ کسی نظریے کے نقطۂ نظر سے کی گئی ہے یا یوں کہیئے کہ ادب کے مختلف نظریے ان تعریفوں پر مبنی ہیں۔

میتھو آرنلڈ کہتا ہے "وہ تمام علم جو کتابوں کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے، ادب ہے۔"

نیومین کہتا ہے "انسانی افکار، خیالات اور احساسات کا اظہار زبان اور الفاظ کے ذریعے"، یہ ادب ہے۔

برک کا خیال ہے کہ ادب تمام سرمایہ خیالات و احساسات ہے جو تحریر میں آ چکا ہے اور اس طرح مرتب ہوا ہے کہ اس کے پڑھنے سے قاری کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔

والٹر پیٹر کا قول ہے کہ ادب نفس، کاملۂ انسانی کی ترجمانی یا انعکاس اس انداز سے کرے کہ اس کے کمالات

معنوی یا فضائل باطنی کا پورا پورا نقش کسی تحریر یا موضوع اظہار میں جلوہ گر یا منقش ہو جائے۔

یہ تعریفیں کم و بیش ادب کے اثر یا منفعت کے کسی نقطۂ نظر کی ترجمانی کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ ادب کا اثر یا تو انبساط خاطر ہے، یا باطنی انقلاب ہے یا اصلاحِ فکر و خیال ہے، یا تفریحِ نفس ہے، یا تزکیہ نفوس ہے۔

ان ناکافی تعریفوں کے پیش نظر شاید مناسب یہ ہوگا کہ ادب کی ایک ہی قوی اور جامع تعریف وضع کر لی جائے جو طویل بھی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر اس سے طالب العلم کو صحیح ماہیت معلوم ہو جائے۔ اس غرض سے ادب کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاسکتی ہے۔

''ادب وہ فن لطیف ہے جس کے ذریعے ادیب جذبات و افکار کو اپنے جذبہ و احساس کے مطابق نہ صرف ظاہر کرتا ہے بلکہ زندگی کے داخلی اور خارجی حقائق کی روشنی میں ان کی ترجمانی و تنقید الفاظ کے واسطے سے کرتا ہے اور اپنے تخیل اور قوت مخترعہ سے کام لے کر اظہار و بیان کے ایسے مؤثر پیرائے اختیار کرتا ہے جن کے ذریعے سامع و قاری کا جذبہ و تخیل بھی تقریباً اسی طرح متاثر ہوتا ہے جس طرح خود ادیب کا اپنا تخیل اور جذبہ۔''

اس طویل تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ ادب ایک فن لطیف ہے جس کا موضوع زندگی ہے۔ اس کا مقصد اظہار، ترجمانی اور تنقید ہے، اس کا سرچشمہ تحریک احساس ہے، اس کے معاونِ اظہار تخیل اور قوت مخترعہ ہے اور اس کے خارجی روپ وہ حسین ہیئت اور وہ خوبصورت پیرایہ ہائے اظہار ہیں جو لفظوں کی مدد سے تحریر کی صورت اختیار کرتے ہیں۔

اس فن لطیف میں الفاظ مرکزی اہمیت رکھتے ہیں اور یہی چیز اس کو باقی فنون لطیفہ سے جدا کرتی ہے، ورنہ شدّتِ تاثر اور تخیل کی مُصوری اور تخلیق و اختراع کا عمل دوسرے فنون میں بھی ہے۔

ادب میں تحریر کی قید ایک اختلافی موضوع ہے مگر بالعموم ادب تحریری سرمائے کا نام ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ہر لکھی ہوئی شے ادب نہیں۔ ادب تو صرف وہی تحریر ہوگی جس میں زندگی کے داخلی اور خارجی حقائق کی سچی ترجمانی حسین انداز میں کی گئی ہوگی اور حُسن سے مراد وہ ہیئت ہے جو مجموعی اعتبار سے متعلقہ احساسات و تجربات کے لیے موزوں ہوگی اور جس کی تعمیر میں خوبصورت اجزاء، موزوں الفاظ اور موزوں تراکیب سے کام لیا گیا ہوگا، تاکہ اس کو سننے اور پڑھنے والا ایک عام صحت مند انسان اس سے انبساط، مسرت، غم و درد وغیرہ کی کیفیت محسوس کرے۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

ادب یا تخلیقی ادب کی کئی شاخیں ہیں۔ ان میں جذبے کا فرق نہیں بلکہ جذبے کے اظہار کے طریقوں اور

صورتوں کا فرق ہے۔ ادب کی اہم صورتیں یا شاخیں کم و بیش یہ ہیں:

(۱) شاعری، (۲) ناول، (۳) افسانوی انواع، (۴) ڈراما، (۵) ذاتی روزنامچے، (۶) مضمون لطیف (Essay)، (۷) ذاتی خطوط۔ تاثراتی، (۸) سفرنامے۔ تاثراتی مثلاً عبدالقادر کا سفرنامہ مقام خلافت، (۹) خودنوشت سوانح عمریاں، (۱۰) دیگر وہ تحریریں جو تخلیقی یا تاثراتی عنصر کے غلبے کے باعث ادب کے درجے تک پہنچ چکی ہوں۔ مثلاً تاریخ میں ''الفاروق' اور 'دربار اکبری'، تنقید میں 'مقدمہ شعر و شاعری'، 'آبِ حیات' اور 'شعر العجم' یا علمی تحریروں میں مولانا ظفر علی خان کی ترجمہ شدہ، کتاب 'معرکۂ مذہب و سائنس'۔

ارتقائے ادب کی تاریخ میں یہ سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ مختلف ادبی انواع کس طرح وجود میں آئیں؟ اس کی صورتیں ہر ملک اور تہذیب کے سلسلے میں مختلف ہیں۔ عرب میں شاعری اور اس کی مختلف شاخوں (مثلاً قصیدہ اور ارجوزہ) کا ارتقاء اہل عرب کے خالص سماجی اور مقامی ماحول کے اثرات کے ماتحت ہوا۔ غزل، مثنوی، رباعی اور اسی طرح فارسی کا افسانوی اور داستانی ادب اور عربی نثر میں مقامات اور صفات...... یہ سب اہل ایران کے مخصوص سماجی اور مجلسی عوامل کے زیر اثر وجود میں آکر ترقی پذیر ہوئے۔ اُردو میں مرثیہ، ریختی اور ایک لحاظ سے شہر آشوب نے خاص تاریخی حالات کے تحت ترقی کی۔

ارسطو اور اس کے بعض مقلدین نے ادبی اصناف کی بنیاد دو چیزوں پر رکھی ہے: اوّل طریق اظہار پر، دوم مخاطبوں کی نوعیت پر یا اس مواد پر جو کسی ادبی صنف میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مثلاً شاعری کی اصناف میں المیہ (ٹریجڈی) دیوتاؤں اور قومی سورماؤں کا ڈراما ہے۔ طربیہ (کومیڈی) میں عام لوگوں کی زندگی پیش کی گئی ہے۔ فرانسس بیکن اور ہابس نے غنائی شاعری کو بالکل نظرانداز کر دیا ہے کیوں کہ ان کے خیال میں یہ زندگی سے تعلق نہیں رکھتی۔ بیکن نے تمثیلی شاعری کو انواع میں شمار کیا ہے اور ہابس ڈراما اور بیانیہ کو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہے: (۱) درباری (ٹریجڈی اور رزمیہ)، (۲) شہری (کومیڈی اور ہجویہ) اور (۳) دیہات سے متعلق Pastoral اور دیہی کومیڈی)۔

گزشتہ سطور میں ادب کی جن مختلف شاخوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی مفصل جزئیات کسی اور موقع پر پیش ہوں گی۔ یہاں ان کی موٹی موٹی اقسام بیان ہوئی ہیں جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ادبی انواع یا اصناف کے علیحدہ وجود کا تعین کن وجوہ سے ہوا۔

(مباحث از ڈاکٹر سید محمد عبداللہ)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) ادب کی تعریف کیجیے۔

ب) برک کے خیال میں ادب کیا ہے؟

ج) عربی شاعری کا ارتقائی عمل کس طرح وقوع پذیر ہوا؟

د) کون سی اصنافِ ادب ایران کی سرزمین کی پیداوار ہیں؟

ہ) ادب اور سائنس میں کیا فرق ہے؟

و) آرٹ کا میدان کس طرح سائنس سے وسیع تر ہے؟

۲۔ متن کی روشنی میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) سائنس کا مقصد ہے:

(i) نئی نئی ایجادات (ii) ادراکِ حقیقت

(iii) تحلیل فلسفہ (iv) اظہارِ تخیل

ب) وہ تمام علوم جو کتابوں کے ذریعے ہم تک پہنچتے ہیں ادب ہے:

(i) والٹر پیٹر (ii) برک

(iii) میتھیو آرنلڈ (iv) نیومین

ج) ادب کا موضوع ہے:

(i) زندگی (ii) فن

(iii) اصلاح (iv) فلسفہ

د) ادب میں مرکزی اہمیت رکھتے ہیں:

(i) نظریات (ii) اصناف

(iii) تنقید و تخلیق (iv) الفاظ

ہ) ارسطو اور اُس کے مقلدین نے ادب کی بنیاد چیزوں پر رکھی ہے:

(i) دو (ii) تین

(iii) چار (iv) پانچ

۳۔ متن کے مطابق درست کی نشان دہی علامت (✓) سے اور غلط کی علامت (✗) سے کریں۔

الف) ادب آرٹ یا فن کی ایک شاخ ہے۔

ب) خودنوشت سوانح عمریاں ادب کے دائرہ کار سے خارج ہیں۔

ج) ادب میں تحریر کی قید ایک اختلافی موضوع ہے۔

د) غزل اور مثنوی اہل عرب کی پیداوار ہیں۔

ہ) کتاب ''مقدمہ شعر و شاعری'' ایک تنقیدی کتاب ہے۔

۴۔ متن کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

الف) آرٹ کا کام ....ہی نہیں بلکہ اس کا کام حقیقتوں کے توسط سے ایک نئی ....کی تخلیق بھی ہے۔

ب) ادب ایک فن .... ہے۔

ج) کتاب ''معرکہ مذہب و سائنس'' کا مصنف .... ہے۔

د) ارتقائی ادب کی صورتیں ہر ملک اور تہذیب کے سلسلے میں .... ہیں۔

ہ) ہابس کے مطابق ڈرامہ کی اقسام کی تعداد.................. ہے۔

۵۔ متن کے مطابق کالم (الف) کا تعلق کالم (ب) سے جوڑیں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
افسانہ اور داستان	اہل عرب	....
مرثیہ اور شہر آشوب	اہلِ ایران	....
قصیدہ اور ارجوزہ	ادب	....
فنِ لطیف	سائنس	....
ادراکِ حقیقت	اُردو	....
		....

۶۔ سیاق و سباق کے حوالے سے متن کی تشریح کریں۔

ارسطو اور اُس کے بعض مقلدین نے .... دیہات سے متعلق (Pastocal اور دیہی کومیڈی)۔

۷۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

۸۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کمرا جماعت میں کسی علمی وادبی موضوع پر عمدہ لب ولہجہ کے ساتھ پانچ منٹ تک زبانی تقاریر کروائیں۔

۲۔ طلبہ کو کتابی مباحث سے چند اور تنقیدی مضامین سنا کر اُن سے مختلف نکات کی وضاحت کروائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو ادب کے مختلف پہلوؤں اور جہتوں کے بارے میں بتائیں۔

۲۔ طلبہ کو تخلیق کی درست ماہیت اور مقصد سے آگاہ کریں۔